دستور

مرکزی جمعیّۃ اہلحدیث پاکستان

۱۰۶- راوی روڈ لاہور فون: 772 9933-772 0556

مہلت انتخاب (دو سال) کے لئے
صفحہ 28 دیکھیں۔

248

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرکزی جمعیت اہل حدیث کا دستور اپنی موجودہ شکل میں مرکزی شوریٰ
کے اجلاس لاہور منعقدہ 18 مارچ 2018ء میں پاس ہوا۔

247

حصہ اوّل

تعارف، اغراض ومقاصد اور منہج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِین وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِین

نام : دفعہ 1- پاکستان میں اہل حدیث کا مرکزی نظام "مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان" کے نام سے موسوم ہوگا۔

عقیدہ : دفعہ 2- اہل حدیث کا عقیدہ یہ ہے:

"تمام اسلامی تعلیمات کی اساس وبنیاد اور سرچشمہ اللہ کی کتاب قرآن حکیم اور اس کے برگزیدہ رسول ﷺ کی سنت ہے"۔

تشریح : (الف) مختلف زمانوں میں مسلمانوں نے اسلام کے ساتھ ایسے طریقوں اور رسوم کے پیوند لگائے ہیں کہ خالص اسلام جسے صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سیکھا اور اپنے شاگردوں (تابعین) کو سکھایا' کا پہچاننا مشکل ہوگیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ غیر مسلم اقوام میں اشاعت اسلام کو سخت دھچکا لگا اور خود مسلمانوں میں شدید اختلاف پیدا ہوگئے اور وہ مختلف فرقوں اور گروہوں میں بٹ گئے۔ ان تمام اختلافات سے بچنے کے لئے اہل حدیث کی دعوت کتاب اللہ وسنت رسول اللہ (ﷺ) کی طرف ان قواعد اور اصول ہی کے مطابق ہے جو صحابہ کرامؓ، تابعینؒ اور محدثین کے طریق کار سے مستنبط ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاخر ذلک خیر واحسن تاویلا ۔ (النساء 59:4)

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو' اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی اطاعت کرو جو تم میں صاحب حکم ہوں۔ پھر اگر کسی معاملہ میں تم آپس میں جھگڑ پڑو تو چاہیے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرو' اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ اسی میں تمہارے لئے بہتری ہے اور اسی میں انجام کار کی خوبی ہے"۔

اور اس کے بعد فرمایا:

فلا وربك لا يومنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا فى انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما (النساء 4:65)

"سو تمہارے رب کی قسم! یہ لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے تمام اختلافات میں تمہیں اپنا حاکم نہ بنائیں۔ اور پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس کے خلاف دل میں کسی قسم کی تنگی نہ پائیں' اور جیسا کہ مان لینے کا حق ہوتا ہے اسی طرح ٹھیک ٹھاک مان نہ لیں۔"

(ب) اسلامی علوم' اسلامی تہذیب اور مسلم معاشرہ نے مختلف زمانوں میں اپنی ہم عصر قوموں کے اختلاط سے چونکہ ایسے اثرات قبول کر لئے جن سے اسلامی تعلیمات قرن اول کی سادگی پر قائم نہیں رہیں' اس لئے مسلم معاشرہ کے نظام حیات کو آج اسی چشمہ صافی سے سیراب کیا جاسکتا ہے جسے ہم قرن اول کی فطری سادگی کا چشمہ حیات کہتے ہیں۔ یعنی اسلام کو اسی طرح سمجھا جائے جس طرح صحابہ کرامؓ' تابعینؒ اور سلف صالحین نے سمجھا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد صحابہ کرامؓ ہی کی جماعت ایک ایسی مقدس جماعت ہے جو تکمیل انسانیت اور اخلاق و اعمال حسنہ کا اکمل ترین نمونہ ہے۔ یہی وہ نفوس قدسیہ ہیں جنہوں نے شمع نبوت سے براہ راست اپنے دلوں کو منور کیا۔ یہی وہ وارثان علوم نبوت ہیں جن کے سامنے وحی الٰہی نازل ہوئی اور جو رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنتے اس کو اپنے اعمال و اقوال کا محور بناتے تھے۔ پھر انہوں نے مشکوۃ نبوت سے جو نور علم اور دین خالص حاصل کیا اسے اپنے شاگردوں (تابعین) تک پہنچایا۔

244

اولئك كتب فى قلوبهم الايمان وايديهم بروح منه ويدخلهم جنت تجرى من تحتها الانهرخالدين فيها رضى الله عنهم ورضوا عنه اولئك حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون (المجادلة 58:22)

"یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کر دیا ہے، اور اپنی روحانی تائید سے ان کو قوت بخشی ہے۔ اور وہ ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہ لوگ اللہ کا گروہ ہیں۔ اور دیکھو اللہ کے گروہ کے لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں"۔

(ج) جس طرح اسلام کی دعوت ساری قوموں کے لئے اور ہر زمانے اور ہر دور کے لئے ہے۔ اسی طرح اسلام 'دین کے پورے مفہوم کے لحاظ سے' زندگی کے سارے شعبوں کے لئے مکمل و اکمل نظام حیات ہے۔ یعنی:

(1) نہ اسلام صرف مسجدوں تک اور ظاہری عبادات تک محدود ہے۔

(2) نہ اسلام رہبانیت سکھاتا ہے کہ مادی زندگی کی ساری آلائشوں سے مکمل کنارہ کشی کا نام اسلام ہو۔

(3) نہ اسلام ایک موروثی اور تقلیدی چیز کا نام ہے۔ کہ آباء واجداد کی رسوم جو ورثہ میں مل گئیں 'بس وہی اسلام ہے۔ بلکہ اسلام عقیدہ بھی ہے عبادت بھی 'روحانیت بھی' آداب معاش بھی 'تدبیر منزل بھی 'اصول تمدن بھی اور سیاست مدن بھی۔ غرض اسلام کی تعلیمات اور اس کے احکام دنیوی اور اخروی دونوں زندگیوں کے لئے ہیں۔

وابتغ فيما اٰتك الله الدار الاخرة ولا تنس نصيبك من الدنيا واحسن كما احسن الله اليك (قصص 77:28)

"اور تجھے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ دے رکھا ہے اس میں آخرت کے لئے بھی جستجو کر، اور دنیا سے اپنا حصہ مت بھول۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا ہے' تو بھی اس کی مخلوق کے ساتھ احسان کر۔" اور فرمایا:

فمن الناس من یقول ربنا اتنا فی الدنیا وماله فی الاخرة من خلاقo ومنهم من یقول ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النارo (البقرة 2:200-201)

"کچھ لوگ تو ایسے ہیں کہ دنیا ہی کے طلب گار ہوتے ہیں۔ ان کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ پروردگار جو کچھ دینا ہے دنیا میں ہی دے دے۔ ان کے لئے آخرت کی زندگی میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو دنیا اور آخرت دونوں زندگیاں کامیاب چاہتے ہیں۔ ان کی پکار یہ ہوتی ہے: اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھلائی دے' اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچالے۔"

(د) اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس لئے مسلمانوں کی زندگی کے سارے شعبے اور سارے گوشے اسلام کے رنگ میں رنگے ہوئے ہونے چاہیے۔ مسلمان جبھی صحیح معنوں میں مسلمان ہو سکتے ہیں کہ اسلام کے سارے قواعد و تعلیمات کو اپنائیں اور اپنے ہر معاملہ میں اسی کی طرف رجوع کریں۔ اگر اسلام کو مسجدوں میں مقید کر دیا گیا اور عبادات کے علاوہ زندگی کے دوسرے شعبوں میں غیر مسلموں کی اقتداء کو اپنا شعار بنالیا گیا' تو یہ اسلام نہ ہوگا۔

افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذلك منکم الاخزی فی الحیوة الدنیا ویوم القیامة یردون الی اشد العذاب وما الله بغافل عما تعملون (البقرة 2:85)

"کیا تم اللہ کی کتاب کا کچھ حصہ تو مانتے ہو اور کچھ حصہ ماننے سے انکار کرتے ہو؟ پھر بتلاؤ تم میں سے جن لوگوں کی عملی زندگی کا یہ حال ہے' انہیں اپنے اعمال کی پاداش میں اس کے سوا کیا مل سکتا ہے کہ دنیا میں ذلت و رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت سے سخت عذاب۔ اور یاد رکھو اللہ تمہارے اعمال کی طرف سے غافل نہیں ہے"۔

(ہ) اسلام زندگی کے ہر شعبہ کے لئے اساسی قواعد و ضوابط سکھاتا ہے' اور اس

242

کے ساتھ یہ بتاتا ہے کہ کس طرح انہیں حالات پر منطبق کرنا چاہیے اور اس انطباق کی عملی حدود کیا ہیں۔ اسلام کی یہی خصوصیت ہے جس کی وجہ سے اس کا مزاج ہر زمانہ' ہر قوم اور ہر اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے سازگار رہا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اسلام نے کسی صالح نظام کے افادی پہلوؤں کو اختیار کرنے سے پہلو تہی نہیں کی' بشرطیکہ یہ اس کے قواعد کلیہ' اصول عامہ اور اس کی روح کے منافی نہ ہوں۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث کی دعوت

دفعہ 3- مرکزی جمعیت اہل حدیث کے عقیدہ اور اس کی تشریح کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ :

اہل حدیث کی دعوت "توحید رب العالمین" کی دعوت ہے۔ اس لئے کہ یہ اسی توحید کی دعوت دیتے ہیں جس کے لئے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت ہوئی اور تمام صحف سماویہ کا نزول ہوا۔

اہل حدیث کی دعوت اتباع سنت کی دعوت ہے۔ اس لئے کہ زندگی کے تمام معاملات میں اور بالخصوص عبادات میں' حتی الامکان سنت مطہرہ کی پابندی کی کوشش کرتے ہیں۔

اہل حدیث کی دعوت ایک "سلفی دعوت" ہے۔ اس لئے کہ یہ اسلام کی اس پاک وصاف اور سادہ تعلیم کی طرف دعوت دیتے ہیں جو سلف صالحین نے امت کے سامنے پیش کی' اور جو ہر قسم کی بدعات اور رسوم سے پاک اور منزہ تھی۔

اہل حدیث کی دعوت ایک "حقیقی تصوف" کی دعوت ہے۔ اس لئے کہ ان کے نزدیک تزکیہ نفس' طہارت قلب اور حق سبحانہ تعالیٰ کی محبت تمام معتقدات اور اعمالِ صالحہ کی بنیاد ہے۔

اہل حدیث کی دعوت ایک "سیاسی دعوت" ہے۔ اس لئے کہ وہ حکومت سے اسلامی معاشرہ کی اصلاح' دینی تعلیم کے اجراء و استحکام اور اسلامی نظامِ حکومت کے قیام کا

مطالبہ اور اس کے لئے کوشش اور جدوجہد کرتے ہیں، اور بیرون ملک اور دوسرے اسلامی ممالک کے مسلمانوں کے ساتھ اخوت اسلامی کے رابطہ کو مستحکم بنانے کیلئے ساعی اور کوشاں ہیں۔

نصب العین

دفعہ 3- (الف) مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ہر رکن کا حقیقی نصب العین اللہ احکم الحاکمین کی رضا اور خوشنودی کا حصول ہوگا۔ اور اس کا واحد ذریعہ اللہ کے برگزیدہ رسول محمد العربی الهاشمی المکی المدنی ﷺ سے محبت اور آپ کے اسوۂ حسنہ کی اتباع ہے۔

اس درجہ محبت کہ اپنے ماں باپ، اہل وعیال، استاد اور شیخ حتی کہ اپنے آپ اور اپنے مال ودولت اور ساری مخلوق سے زیادہ محبت رسول پاک ﷺ سے ہو، جیسا کہ صحیحین میں ہے:

لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من نفسه وولده واهله والناس اجمعین

"تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں کہلا سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی جان، اولاد، اہل وعیال اور تمام بنی نوع انسان سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔"

اور قرآن کریم میں فرمایا گیا:

قل ان آباء کم وابناء کم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموها وتجارة تخشون کسادها ومساکن ترضونها احب الیکم من الله ورسوله وجهاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی الله بامره. (التوبة 24:9)

"آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ، بیٹے، بھائی، بیویاں، برادری اور وہ مال جو تم نے کمار کھے ہیں، اور وہ تجارت جس کے مندا پڑ جانے کا تمہیں فکر ہے اور تمہارے پسندیدہ اور مرغوب مکانات، تم کو زیادہ محبوب ہیں اللہ کے رسول ﷺ سے اور اللہ کی راہ میں جہاد

240

کرنے سے، تو پھر اس کے حکم (سزا) کا انتظار کرو"..... اور فرمایا:

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم

(آل عمران 31:3)

"آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم واقعی اللہ سے محبت رکھتے ہو تو تم میری راہ پر چلو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہاری خطائیں بخش دے گا۔"

اس اتباع کا تقاضا ہے کہ ہم آپؐ کے مقابلہ میں کسی بزرگ سے بزرگ انسان کے قول و فعل کو ترجیح نہ دیں۔ ہر رائے قیاس، ذوق و وجدان، احوال، و مواجید، کشوف و الہامات اور اسی طرح نفس کی خواہشات، خاندان، قوم، ابنائے وطن اور ان کے رجحانات، سب آپ کے اسوۂ حسنہ کے مقابلہ میں فروتر اور ادنیٰ ہوں، بلکہ موجب التفات بھی نہ ہوں۔

مصلحت دید من آنست کہ یاراں ہمہ کار
بجز ماندن و سر طرۂ یارے گیرند

قران کریم میں ارشاد ہے:۔

فلا وربك لا یؤمنون حتی یحکموك فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما (النساء،65:4)

"سو پس تمہارے رب کی قسم، یہ لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام اختلافات میں تمہیں اپنا حاکم نہ مانیں۔ اور پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس کے خلاف دل میں کسی قسم کی تنگی نہ پائیں، اور جیسا کہ مان لینے کا حق ہوتا ہے اس طرح ٹھیک ٹھیک مان نہ لیں۔"

اور حدیث شریف میں ارشاد فرمایا:

لا یؤمن احدکم حتی یکون هواه تبعا لما جئت به (طبرانی)

"تم میں سے کوئی مومن نہیں کہلا سکتا جب تک کہ اس کی خواہشات بھی اس دین کے تابع نہ ہوں جو میں لے کر آیا ہوں۔"

منہج اور طریق کار

دفعہ 4- مرکزی جمعیت اہل حدیث کی پالیسی یا طریقہ کار یہ ہوگا :

(الف) جمعیت ہر فیصلہ طلب مسئلہ میں کتاب وسنت کی روشنی میں فیصلہ صادر کرے گی' اور اس کے بعد خلفائے راشدین کے طرز عمل کو پیش نظر رکھے گی۔ وقتی مسائل اور امت سے متعلق مصالح کو بھی اسی نقطہ نظر سے دیکھے گی۔

(ب) مرکزی جمعیت اپنے مقصد اور نصب العین میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے جو بھی ذرائع اور تدابیر اختیار کرے گی وہ ادع الی سبیل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة (النحل 16:125) کی واضح ہدایت کے ماتحت ہوں گے۔

تشریح : جمعیت کے ہر رکن کا فرض ہوگا کہ اپنے خاندان اور حلقہء احباب میں جمعیت کے عقیدہ اور نصب العین کی دعوت پیش کرے۔ اور اگر عورت ہے تو اپنے خاوند اور اس کے عزیز واقارب میں جمعیت کے عقیدہ اور نصب العین کی اشاعت کرے۔ اور اس دعوت و تبلیغ کی راہ میں مصائب وشدائد پیش آئیں تو اراکین جمعیت ایک دوسرے کی ہمت افزائی کریں اور شفقت وہمدردی کا عملی ثبوت پیش کریں۔

اپنی اولاد اور خاندان کے افراد کے دلوں میں ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت اور اس کے برگزیدہ رسول ﷺ کی محبت واطاعت اور صحابہ کرامؓ وبزرگان دین کے لئے عقیدت واحترام کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کریں' اور بدعات ورسوم جاہلیت سے بچانے اور متنفر کرنے کی جدوجہد جاری رکھیں۔

نظام کی نوعیت

دفعہ 5- مرکزی جمعیت اہل حدیث کا نظام شورائی ہوگا۔

تشریح : قرآن حکیم میں اہل ایمان کے امتیازی اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا :

والذین استجابوا لربھم واقاموا الصلوۃ وامرھم شوری بینھم ومما رزقنھم ینفقون (الشوری :38:25)

"اور اہل ایمان کے اوصاف یہ ہیں کہ انہوں نے اپنے رب کے حکم کو مانا اور نماز کے پابند ہیں۔ اور ان کے معاملات باہمی مشورے سے طے پاتے ہیں' اور وہ ہمارے دیئے ہوئے میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

اقامتِ نماز اور ادائے صدقات کے درمیان مسلمانوں کی شورائی زندگی کا ذکر اس کی عظمت اور اہمیت پر دلالت کرتا ہے۔ اسلام میں شورائی زندگی کی اہمیت کا اس سے بھی اندازہ ہو سکتا ہے کہ خود رسالت مآب ﷺ کو حکم دیا گیا:

فاعف عنھم واستغفرلھم وشاورھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ (آل عمران 185:3)

"غزوہ احد میں جن سے غلطی سرزد ہوئی' آپ ان سے درگزر کیجئے اور ان کے لئے بخشش کی دعا مانگئے۔ اور مسلمانوں کے اہم کاموں میں ان سے مشورہ جاری رکھیے۔ اور مشورہ کے بعد جب ایک کام کا قصد کر لیں' تو اللہ ہی پر توکل اور بھروسہ رکھیں۔"

اس آیت کا تعلق غزوۂ احد سے ہے۔ غزوۂ احد سے پہلے آپ ﷺ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا کہ دشمن کا مقابلہ مدینہ میں رہ کر کیا جائے یا شہر سے باہر نکل کر۔ آپ ﷺ اور اکابر صحابہؓ کی رائے تھی کہ مدینہ میں رہ کر مقابلہ کیا جائے۔ لیکن اکثر صحابہؓ' جن میں اکثریت نوجوان اور ایسے مشتاقین جہاد کی تھی جو غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے' کی رائے یہ تھی کہ مدینہ سے باہر نکل کر مقابلہ کیا جائے۔ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں:

فاشار جمھورھم بالخروج الیھم فخرج الیھم (تفسیر ابن کثیر ج 2 ص:276)

یعنی آپ ﷺ نے اکثریت کے مشورہ کے مطابق عمل کیا۔ غزوۂ احد میں بعض صحابہؓ کی غلطی سے تھوڑے عرصہ کے لئے شکست ہوئی' لیکن پھر وہ شکست اللہ کے فضل

237

وہم سے فتح میں تبدیل ہو گئی۔ اس موقع پر اکثریت کے فیصلے کے مطابق اپنی رائے کے خلاف عمل کرنے سے جو تکلیف پہنچی ہے مبادا کہ آپ آئندہ ان سے مشورہ کرنا ترک کر دیں' یہ ارشاد فرمایا کہ میدان جہاد میں صحابہؓ سے جو غلطی سرزد ہوئی وہ آپ ﷺ معاف فرمادیں اور مشورہ کا نظام قائم رکھیں۔ جس کا ماحصل یہ ہوا کہ اکثریت اگر فیصلہ میں غلطی بھی کرے تب بھی وہ حق رائے دہی سے محروم نہیں ہو جاتی۔ شورائی نظام ہر حالت میں قائم رہنا چاہیے۔

حضرت علیؓ سے دریافت کیا گیا فاذا عزمت فتوکل علی اللہ میں "عزم" سے کیا مراد ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا :مشاورة اهل الرای ثم اتباعهم . (تفسیر ابن کثیر)

یعنی ارباب رائے سے مشورہ کرنا اور اس کے بعد ان کے مشورے کے مطابق عمل کرنا۔

حجۃ الاسلام ابوبکر جصاص الرازی فرماتے ہیں :

وفی ذکر العزیمة عقیب المشورة دلالة علی انها اصدرت عن المشورة لم یکن فیهانص.

یعنی آیہ کریمہ میں مشورہ کے بعد عزم کا ذکر کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ یہ عزم مشورہ سے حاصل ہوا ہے' اگرچہ مسئلہ یا معاملہ میں نص موجود نہ تھی۔ (احکام القرآن' ج2' ص :50)

ای فاذا عزمت بعد المشورة فی الامر علی امضاء ماترجحه الشوری واعدت له عدته فتوکل علی الله فی امضائه .(المنار' جلد4:ص:205)

یعنی جب آپ مشورہ کے بعد اس کام کے کرنے کا عزم کر لیں جسے شوریٰ نے پسند کیا ہے اور آپ نے اس کام کے لئے ظاہری تیاری بھی کر لی ہے' تو بھی اس فیصلہ کے نفاذ کے لئے اللہ پر توکل کریں۔

یعنی اپنی قوت اور تدبیر پر بھروسہ نہیں ہونا چاہیے۔ ہر حالت میں بھروسہ اللہ

سبحانہ وتعالیٰ کی ذات پر ہی ہونا چاہیے۔اور یہی معنی ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کا۔ اور امام قرطبیؒ جامع احکام القرآن میں اس آیہ کریمہ فاذا عزمت فتوکل علی اللہ کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ عربی الفاظ عزم اور حزم دو الگ الگ مفہوم ادا کرتے ہیں۔ مشورہ تو حزم ہے اور مشورے کے مطابق کام کا قصد کرنا عزم ہے۔

فالحزم جودة النظر فی الامرو تنقیحه والحذر من الخطاء فیه والعزم قصد الا مضاء، والله تعالیٰ یقول وشاورهم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی الله فالمشاورة وماکان فی معناها یعد الحزم. والعرب تقول: قد احزم لو اعزم.

یعنی "حزم" کا معنی ہے کسی معاملہ کو خوب اچھی طرح جانچنا اور غلط فیصلہ سے بچنے کی کوشش کرنا۔اور "عزم" کا معنی ہے اس کام کے کر گذرنے کا قصد کرنا۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ آپ مسلمانوں سے مشورہ کیجئے اور مشورہ کے بعد جب اس کام کے کرنے کا عزم کریں تو اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کریں۔ پس یہ مشورہ اور شوریٰ تو ہے حزم اور اس کے بعد اس کام کے کرنے کا قصد عزم ہے۔ عرب یوں کہا کرتے ہیں "پہلے حزم اور پھر عزم۔" (الجامع لاحکام القرآن جلد :4 ص:252)

بعض حضرات کا خیال یہ ہے کہ امیر کے لئے مشورہ حاصل کرنا ضروری ہے لیکن وہ مجلس شوریٰ کے فیصلے کا پابند نہیں بلکہ اسے مسترد کر سکتا ہے۔ یہ خیال صحیح نہیں ہے۔اس سے پہلے حضرت علیؓ کا قول ابوبکر جصاص رازی امام قرطبیؒ اور تفسیر المنار کی جو عبارات نقل کی گئی ہیں وہ اس کی وضاحت کے لئے کافی ہیں۔ لیکن علامہ ابوبکر رازی کی کتاب احکام القرآن میں سے ایک اقتباس نقل کرنا مزید وضاحت کے لئے از بس مفید ثابت ہوگا۔وہ مشورہ کے فوائد بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ یہ خیال کرنا صحیح نہیں کہ نبی ﷺ کا صحابہ کرامؓ سے مشورہ کرنا صرف ان کی دلداری کے لئے تھا نہ یہ کہ اس کے مطابق عمل بھی کیا جائے، اور مقصد صرف ان کی قدر و عظمت بڑھانا تھا تاکہ آنے والے لوگ مشورہ کی عظمت کو سمجھیں۔

لانه لوكان معلوما عندهم انهم اذا ا ستفرغوا مجهودهم فى استنباط ماشوروا فيه وصوب الراى فيما سئلوا عنه ثم لم يكن ذلك معمولا عليه ولا متلقى منه بالقبول بوجه لم يكن فى ذلك تطيب لنفوسهم ولا رفع لا قدار هم بل فيه ايمائهم واعلامهم بان آرائهم غير مقبولة ولا معمول عليها فهذا تاويل ساقط لا معنى له ۔ (احكام القرآن ج 2 ص 49)

"اگر صحابہ کرامؓ کو معلوم ہوتا کہ مشورہ طلب معاملہ میں ان کے استنباط اور صحیح رائے قائم کرنے کے لئے ان کی مجتہدانہ کوشش کے مطابق عمل نہ ہوگا اور نہ وہ مستحق قبول ہوگی، تو اس میں قطعاً صحابہ کرامؓ کی دلداری کا پہلو نہیں نکلتا اور نہ اس میں ان کی قدر و عظمت بڑھانے کی کوئی صورت بنتی ہے۔ بلکہ یہ صورت تو ایسی ہے کہ اس سے ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کی رائے کو قبولیت حاصل نہیں اور نہ وہ مستحق عمل ہے۔ یہ صورت دلداری کا باعث تو نہیں، البتہ انہیں متوحش کر دینے والی ضرور ہوتی۔ یہ تاویل بے معنی اور پایہ اعتبار سے گری ہوئی ہے۔"

اس لئے یہ خیال کہ امیر کے لئے مشورہ حاصل کرنا تو ضروری ہے لیکن وہ مجلس شوریٰ کے فیصلہ کا پابند نہیں بلکہ فیصلہ کو مسترد کر سکتا ہے، صحیح نہیں۔

دفعہ 6- مرکزی جمعیت اہلحدیث کا شورائی نظام انتخاب کے ذریعہ قائم ہوگا۔

تشریح : اسلام میں شورائی زندگی کی اہمیت تو معلوم ہو چکی۔ لیکن یہ مسئلہ محتاج تشریح ہے کہ مجلس شوری کس طرح قائم کی جائے؟

اس میں شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمام اہم امور میں صحابہؓ سے مشورہ فرماتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے :

مارایت احدا اكثر مشورة لا صحابه من النبی ﷺ (بخاری ترمذی)

"میں نے کسی شخص کو رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر اپنے رفقاء (اصحاب) سے مشورہ کرنے والا نہیں دیکھا۔"

لیکن آپ ﷺ نے مجلس شوریٰ کی ترتیب و تشکیل کے لئے خاص قاعدہ وضابطہ مقرر نہیں فرمایا۔ کبھی آپ ﷺ جمہور صحابہؓ سے مشورہ فرماتے' جیسا کہ غزوۂ احد کے موقع پر ہوا۔ کبھی خاص اہل الرائے اور مقتدر صحابہ کرامؓ سے مشورہ طلب فرماتے' جب کہ افشائے راز خلاف مصلحت سمجھا گیا' جیسا کہ غزوۂ بدر کے موقع پر ہوا۔

غرض آپ ﷺ کی مجلس شوریٰ میں مقتدر صحابہ کرامؓ جو اہل الرائے سمجھے جاتے تھے' شریک ہوتے تھے اور اس کے ساتھ اس کا بھی خیال رکھا جاتا کہ انصار کے دونوں قبائل اوس و خزرج کے سردار مجلس شوریٰ میں ضرور شامل کئے جائیں۔ اس طرح ایک ایسی مجلس شوریٰ قائم ہو جاتی تھی جس سے زیادہ نمائندہ مجلس کا قیام ان حالات میں ناممکن تھا۔

اس کے علاوہ نبی کریم ﷺ نے شورائی نظام کی تفصیلات بیان کرنے کی ضرورت اس لئے بھی غالباً محسوس نہ فرمائی کہ فتح مکہ کے بعد عرب قبائل جوق در جوق حلقہ بگوش اسلام ہو رہے تھے' اور آپ کو علم تھا (جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے) کہ دین اسلام چار دانگ عالم میں پھیلے گا اور دنیا کی متمدن قومیں اسلام کے ظل عاطفت میں پناہ لیں گی۔ پس شورائی نظام جو عرب کے سادہ تمدن کے لئے موزوں ہو سکتا ہے وہ مختلف تمدن و تہذیب کی حامل قوموں کے لئے بھی موزوں ہو گا' بے حد مشکل بلکہ قریباً ناممکن تھا۔ اور یہ حقیقت بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ آپ کے عہد مبارک اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں تو ارباب حل و عقد مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں ہی زیادہ تر سکونت پذیر تھے۔ لیکن جب اسلام کی سرحدیں دور دور تک پھیل گئیں' اس وقت کے لئے وہی شورائی نظام اگر آپ ﷺ تجویز فرماتے جو عرب کے مختصر جزیرہ نما کے لئے تھا تو قطعاً ناقابل عمل ہوتا۔ اور اہل علم سے یہ مخفی نہیں کہ خلفائے راشدین میں سے ہر ایک کا انتخاب مختلف طریقہ سے ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا انتخاب جس طرح عمل میں آیا' حضرت عمرؓ کا انتخاب اس سے بالکل مختلف تھا' اور حضرت عثمان کا انتخاب جس طرح ہوا وہ پہلے دونوں خلیفوں کے طریق انتخاب سے مختلف تھا۔

سو یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آجاتی ہے کہ امت کا اجتماعی اور شورائی نظام' زمان اور

237

کان کے فرق اور احوال امت کے متبدل ہو جانے سے بدل سکتا ہے۔ اور امت مجاز ہے کہ اپنے نمائندوں کے ذریعہ احوال وظروف کے مطابق شورائی نظام کی جو شکل زیادہ واضح اور موزوں سمجھے اختیار کرے' بشرطیکہ وہ اس اصول کے منافی نہ ہو جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے' اور اس کا مقصد امت کے اجتماعی نظام کا زندہ رکھنا اور عدل وانصاف کا قائم کرنا' مخلوق خدا کے لئے امن کی زندگی مہیا کرنا اور ان کی رفاہیت کے لئے موثر تدابیر کرنا ہو۔

حافظ ابن قیم فرماتے ہیں :۔

السیاسیة ماکان من الافعال بحیث یکون الناس معه اقرب الی الصلاح وابعد عن المضاروان لم یشرعه الرسول ﷺ ولا نزل به وحی فان اردت بقولك لا سیاسة الا ماوافق الشرع ای لم یخالف ما نطق به الشرع فصحیح' وان اردت ما نطق به الشرع فغلط وتغلیط للصحابة (اعلام الموقعین :ج 2 .ص312' طبع هند)

"تمام وہ سیاسی تدابیر جن کی وجہ سے لوگ فساد ونقصان سے بچیں اور صلاح وفائدہ کے زیادہ سے زیادہ قریب ہوں' وہی سیاست شرعیہ ہے' اگرچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے ارشاد نہ فرمایا ہو اور نہ اس بارہ میں کوئی وحی نازل ہوئی ہو۔ اور یہ کہنا کہ سیاست وہی صحیح ہے جو شریعت کے مطابق ہو' اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ شریعت کے مخالف نہ ہو' یہ تو صحیح ہے۔ اور اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ سیاسی تدابیر وہی صحیح ہیں جن کے لئے نص صریح موجود ہو' تو یہ غلط ہے اور صحابہ کرامؓ کے کارناموں کی بھی اس سے تردید ہوتی ہے۔"

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں میں حق وانصاف کے قیام کو چند تدبیروں اور تجویزوں میں محصور نہیں کر دیا' بلکہ اصل مقصد کو پیش نظر رکھا ہے اور وہ ہے "اقامة الحق والعدل" اور "قیام الناس بالقسط" پس جس طریق اور جس تدبیر سے یہ مقصد حاصل ہو سکے' اسی کو اختیار کیا جائے۔ لیکن فرماتے ہیں کہ اس مقصد کے لئے جس قدر بھی طریقے اور وسائل ہو سکتے ہیں ان سب کے لئے شریعت میں کسی نہ کسی شکل

میں رہنمائی موجود ہے' اور یہی معنی ہے شریعت کے کامل ہونے کا (خلاصہ اعلام)۔

خلفائے راشدینؓ

رسول اکرم ﷺ کے بعد خلفائے راشدین کے عہد مبارک میں فتوحات کی رفتار اس قدر تیز اور ہمہ گیر تھی کہ حکومت کو اپنی ساری قوت، اپنی ساری توجہ اور مساعی کو فوجی استحکام اور اقل قلیل انتظامی کارکردگی تک محدود رکھنا پڑی۔ نہ مجلس شوریٰ کی تشکیل و ترتیب کے لئے کوئی ایسا قاعدہ یا ضابطہ تجویز کیا جو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے امت اسکی پابند ہوتی اور نہ عام انتخابات کی ضرورت محسوس کی گئی۔ بلکہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں مہاجرین و انصار کی مقتدر شخصیتیں جو اربابِ حل و عقد سمجھی جاتی تھیں، انہی پر مجلس شوریٰ مشتمل ہوتی اور وہی مہاجرین و انصار خلیفہ کا انتخاب کرتے تھے۔

حضرت عمرؓ کے عہد مسعود میں البتہ مجلس شوریٰ کی تفصیلات کچھ ملتی ہیں۔ ان کو اساس قرار دے کر ہم تفصیلات طے کر سکتے ہیں، مثلاً:

روزانہ مجلس شوریٰ

مسجد نبویؐ میں روزانہ مجلس شوریٰ منعقد ہوتی تھی اور صرف مہاجرین صحابہؓ اس میں شریک ہوتے تھے۔ صوبہ جات اور اضلاع کی خبریں جو دربار خلافت میں پہنچتی تھیں، حضرت عمرؓ ان کو مجلس میں بیان کرتے تھے اور کوئی بحث طلب امر ہوتا تو اس میں ان لوگوں سے مشورہ طلب فرماتے۔

انتظامی مجلس شوریٰ

جب کسی انتظامی معاملہ کے متعلق مشورہ مطلوب ہوتا تو مہاجرین و انصار کے سردار لازمی طور پر شریک مشورہ کئے جاتے۔ اس مجلس شوریٰ کے تمام ارکان کے نام تو نہیں معلوم ہو سکے، البتہ کنز العمال سے یہ نام معلوم ہوتے ہیں:

حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ،

231

حضرت ابی ابن کعبؓ، حضرت زید بن ثابتؓ (رضی الله عنهم اجمعین)۔

عوامی مجلس شوریٰ

جب کوئی بڑا اہم مسئلہ پیش آتا تو حضرت عمرؓ مجلس شوریٰ کا اجلاس عام طلب فرماتے۔ اس میں تمام حاضر الوقت مہاجرین وانصار کو دعوت دی جاتی اور سب کے مشورہ سے زیر بحث مسئلہ کا فیصلہ کیا جاتا' جیسا کہ عراق وشام کے فتح ہونے کے بعد زمینوں کی تقسیم کا مسئلہ نزاعی صورت اختیار کر گیا تو حضرت عمرؓ نے مجلس شوریٰ کا اجلاس عام طلب فرمایا۔ اس میں تمام قدماء مہاجرین کو شریک کیا گیا' اور انصار میں سے عام لوگوں کے علاوہ دس بڑے بڑے سردار جو تمام قوموں میں بڑے ممتاز تھے، ان میں پانچ سردار قبیلہ اوس اور پانچ قبیلہ خزرج کے تھے۔ یہ سب شریک کئے گئے، اور اچھی خاصی بحث کے بعد فیصلہ کیا گیا۔

اسی طرح فوج کی تنخواہ' دفاتر کی ترتیب' عمال کا تقرر' غیر قوموں کو تجارت کی آزادی دینا اور ان پر محصول کی تشخیص کرنا' ایسے اہم معاملات مجلس شوریٰ میں پیش ہو کر طے پاتے۔

انتخاب

حضرت عمرؓ نے صوبوں اور اضلاع کے حکام اکثر رعایا کی مرضی سے مقرر کئے ہیں اور بعض اوقات بالکل انتخاب کا طریق رائج کیا۔ مثلاً کوفہ' بصرہ اور شام میں جب عمال مقرر کئے جانے لگے تو حضرت عمرؓ نے ان تینوں صوبوں میں احکام بھیجے کہ وہاں کے لوگ اپنی اپنی پسند سے ایک ایک شخص کو منتخب کر کے بھیجیں جو ان کے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ دیانتدار اور قابل ہوں۔ چنانچہ کوفہ سے عثمان بن فرقد' بصرہ سے حجاج بن علاط اور شام سے معن بن یزید' لوگوں نے منتخب کر کے بھیجے۔ حضرت عمرؓ نے انہی لوگوں کو ان مقامات کا حاکم مقرر کر دیا۔

آج ہمارا معاشرہ اس وقت کے معاشرے سے مختلف ہے۔ نہ قبائلی نظام موجود ہے نہ عہد نبویؐ اور نہ خلفائے راشدین کے عہد مبارک جیسے ارباب حل وعقد ہیں۔ ہمارے پاس آج کوئی ذریعہ شورائے عام کا بجز اس کے نہیں کہ ہم انتخابی ادارے قائم کریں اور ان

280

کے منتخب افراد جمع ہو کر مرکزی مجلس شوریٰ قائم کریں۔ حضرت عمرؓ نے افسران یا حکام صوبہ کے انتخاب کا اسوہ حسنہ پیش کر کے ہمارے لئے رؤسا قوم یا نمائندگان قوم کے انتخاب کی بہترین رہنمائی کر دی ہے۔ فجزاہ اللہ عنا وعن جمیع المسلمین خیر الجزاء۔

دفعہ 7۔شرائط رکنیت

ہر عاقل بالغ مسلمان، مرد ہو یا عورت، مرکزی جمعیت اہل حدیث کا رکن بن سکتا ہے۔لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ

(الف) مرکزی جمعیت کے عقیدہ اور نصب العین سے اتفاق رکھتا ہو اور قرطاس رکنیت پر تحریری طور پر (انگوٹھا یا دستخط) ثبت کر کے اس عقیدے اور نصب العین پر قائم رہنے کا عہد کرے۔

(ب) فرائض شرعیہ کا پابند ہو اور کبائر پر اصرار نہ کرتا ہو۔

(ج) اس امر کا عہد کرے کہ وہ جماعتی نظام اور جماعتی فیصلوں کی مکمل پابندی کرے گا۔

(د) مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اس کی ذیلی تنظیموں کے علاوہ کسی دوسری دینی یا سیاسی جماعت کا رکن نہ بنے گا اور نہ رہ سکے گا۔

دفعہ 8۔ارکان کے فرائض

مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ہر رکن کا فرض ہوگا کہ:

(الف) اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں عقیدہ و عمل کے لحاظ سے کتاب وسنت کو اپنا رہنما بنائے اور ہر کام میں رضائے الٰہی کا حصول اس کی زندگی کا اصل مقصود ہو۔

(ب) اپنے زیر کفالت افراد کی دینی اور اخلاقی تربیت کرے اور انہیں مرکزی جمعیت کے نظام سے وابستہ رکھے۔

(ج) مرکزی جمعیت کے پروگرام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے اپنے وقت اور مال کا ایثار کرے۔

(د) اپنے ذاتی مفاد پر مرکزی جمعیت کے مفاد کو ترجیح دے اور مرکزی جمعیت کے احکام وہدایات کی سمع واطاعت کا عملی ثبوت پیش کرے۔

(ہ) باہمی تنازعات کے تصفیہ اور فیصلہ کیلئے مرکزی جمعیت کی طرف رجوع کرے۔

(و) مرکزی جمعیت کے عقیدہ اور نصب العین کی تبلیغ و اشاعت کو دیگر تمام مصروفیات پر ترجیح دے اور اس تبلیغ کی راہ میں اگر مشکلات و مصائب پیش آئیں تو اللہ پر توکل کرے اور صبر و استقامت سے کام لے۔

دفعہ 9۔ رکن سازی

(1) پاکستان کی تمام جمعیتیں صرف مرکزی جمعیت اہل حدیث کے قرطاس رکنیت پر ہی رکن سازی کر سکیں گی۔ قرطاس رکنیت کی عبارت دستور ہٰذا کے صفحہ نمبر ..... میں درج ہے۔

(2) ایک دفعہ رکن بن جانے کے بعد ہر رکن پانچ سال تک رکن رہے گا۔ سوائے اس کے کہ رکن خود کسی وجہ سے مستعفی ہو جائے اور اس کا استعفیٰ منظور کر لیا جائے یا کسی وجہ سے اس کی رکنیت منسوخ یا معطل کر دی جائے۔
(میعاد رکنیت میں توسیع کیلئے دفعہ 21 کی شق نمبر 14 ملاحظہ فرمائیں)

(3) اضافی رکن سازی ہمیشہ جاری رہے گی تا کہ ہر عاقل بالغ اہل حدیث مرد و عورت مرکزی جمعیت کا رکن بن سکے۔

(4) جس رکن کو دفعہ 9 شق نمبر 2 یا 3 کے تحت رکنیت سے خارج کیا جا چکا ہو، مرکزی امیر کی تحریری اجازت کے بغیر اسے میعادی یا اضافی رکن سازی میں رکن نہیں بنایا جائے گا۔

دفعہ 10۔ تنسیخ رکنیت

(1) مندرجہ ذیل صورتوں میں کسی رکن کی رکنیت منسوخ کر دی جائے گی:

(الف) دماغی عدم توازن۔

(ب) مرکزی جمعیت کے عقیدہ، نصب العین، طریق کار، ڈسپلن اور جماعتی فیصلوں سے انحراف۔

(ج) پاکستان سے مستقل ترک سکونت۔

227

(2) تنسیخ رکنیت کے لیے مندرجہ ذیل طریق کار اختیار کیا جائے گا:

مذکورہ بالا صورتوں میں سے کوئی صورت پیش آجائے تو ضلعی یا شہری امیر پوری تحقیق اور کابینہ سے مشورے کے بعد اس رکن کی رکنیت معطل کر دے گا اور ایک ہفتہ کے اندر اپنے فیصلہ کو بغرض توثیق مرکزی امیر کو پیش کرے گا۔ مرکزی امیر اس رکن کو صفائی کا موقع دینے کے بعد اس فیصلہ کو رد کر دینے یا بحال رکھنے کا مجاز ہوگا۔ بحال رکھنے کی صورت میں اس رکن کی رکنیت منسوخ ہو جائے گی، لیکن اس کو مرکزی مجلس عاملہ کے سامنے اپیل کا حق ہوگا، جبکہ آخری اپیل مرکزی مجلس شوریٰ کے روبرو ہو سکے گی۔

(3) مندرجہ بالا صورتوں میں سے کوئی ایک یا زیادہ پیش آنے پر مرکزی امیر اگر ضروری سمجھے تو براہ راست بھی کسی رکن کی بنیادی/شوریٰ/عاملہ/ذیلی کمیٹیوں کی رکنیت ختم کر سکے گا۔ مرکزی امیر کے ایسے فیصلے کے خلاف اپیل بھی مرکزی مجلس عاملہ اور حتمی اپیل مرکزی مجلس شوریٰ کے روبرو ہو سکے گی۔ متاثرہ رکن اخراج یا برطرفی کے پندرہ دن کے اندر براہ راست بھی امیر کے روبرو نظر ثانی کی اپیل کر سکتا ہے۔ جس کی منظوری امیر کی صوابدید پر ہوگی۔

(4) امیر کسی مقررہ مدت کے لئے (جو دو سال سے زائد نہ ہو) رکنیت کی معطلی یا تنسیخ کا بھی فیصلہ کر سکتا ہے۔

(5) رکنیت یا عہدہ سے علیحدگی کے خلاف مرکزی مجلس عاملہ کے روبرو اپیل، مرکزی امیر کے فیصلہ کے بعد ایک ماہ کے اندر ہو سکے گی۔ سوائے اس کے امیر ناگزیر وجوہات کی بناء پر اس مدت میں اضافہ کر دے۔ یہ اضافہ زیادہ سے زیادہ دو ماہ ہو سکے گا۔ مجلس عاملہ سے مسترد شدہ اپیل مرکزی مجلس شوریٰ کے آئندہ اجلاس سے قبل دائر کی جا سکے گی۔

دفعہ 11۔ تشکیل و تنظیم

(1) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا نظام اس طرح تشکیل پائے گا:

(الف) مقامی (دیہات و قصبات کی) جمعیتیں

226

(ب) تحصیل کی جمعیتیں

(ج) شہری جمعیتیں

(د) ضلعی جمعیتیں

(ہ) صوبائی جمعیتیں

(و) مرکزی جمعیت

(2) مرکزی نظم کو ''مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان'' صوبائی جمعیت کو متعلقہ صوبہ کی مرکزی جمعیت، اور باقی تمام جمعیتوں کو ضلع/شہر/تحصیل/تھانہ/قصبہ/دیہات کی مرکزی جمعیت اہل حدیث کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔

دفعہ 12۔ ابتدائی (دیہاتی، قصباتی) اور تحصیلی وشہری وضلعی جمعیتیں

(1) جس مقام پر کم از کم دس افراد مرکزی جمعیت کے رکن بن جائیں وہاں ابتدائی جمعیت کا قیام عمل میں لایا جائے گا تاہم مسجد ایک یونٹ متصور ہوگی خواہ اس مسجد میں دو ہی ارکان کیوں نہ ہوں۔

(2) جس گاؤں، شہر یا قصبہ میں اہل حدیث کی متعدد مساجد ہوں گی، وہاں ہر مسجد کا حلقہ ابتدائی جمعیت کا حلقہ متصور ہوگا۔ یہ ابتدائی جمعیتیں قصبات و دیہات کی صورت میں تحصیل و ضلع اور بصورت دیگر شہر سے ملحق ہوں گی۔

(3) پورے ملک میں ہر ضلع اور شہر کی الگ الگ تنظیم ہوگی، الّا یہ کہ مرکزی امیر کی اجازت سے شہر و ضلع میں ایک ہی تنظیم قائم کر لی جائے شہری اور ضلعی جمعیتیں براہ راست صوبوں اور مرکز سے ملحق ہوں گی۔

(4) رکنیت فیس دس روپے ہوگی۔ تاہم مرکزی کابینہ کو اختیار ہوگا کہ وہ وقتاً فوقتاً رکنیت فیس کی شرح میں کمی بیشی اور ہر رکن سے ماہانہ یا سالانہ مستقل زر تعاون کی رقم مقرر کر سکے۔

(5) ہر ابتدائی جمعیت (ابتدائی یونٹ) پچاس ارکان پر ایک نمائندہ کے حساب سے ضلعی، تحصیلی، اور شہری جمعیت کیلئے نمائندگان منتخب و مقرر کرے گی اور ان

225

کی فہرست متعلقہ تحصیلی وضلعی شہری تنظیم کو ارسال کرے گی۔ پچاس سے کم ارکان والی جمعیتیں بھی ایک نمائندہ منتخب کر سکیں گی۔ یہی نمائندگان ضلعی، تحصیلی یا شہری جمعیت کے ارکان شوریٰ ہوں گے اور ضلعی، تحصیلی اور شہری جمعیت کے انتخاب میں حصہ لے سکیں گے، بشرطیکہ انتخابی اجلاس سے قبل مقررہ رکنیت فیس ادا کریں۔

(6) تمام مقامی، ضلعی اور شہری جمعیتوں کے منتخب عہدیدار یہ ہوں گے:
امیر، ناظم، خازن۔
باقی عہدیدار (نائب امیر، نائب ناظم، ناظم تبلیغ وغیرہ حسب ضرورت) مقامی/شہری، ضلعی، صوبائی امیر، منتخب عہدیداروں کے مشورے سے نامزد کرے گا۔

(7) کوئی شخص مقامی، شہری، تحصیلی، تھانہ، ضلعی، صوبائی اور مرکزی جمعیتوں میں سے ایک وقت میں ایک ہی جمعیت کے امیر/ناظم کے عہدہ پر فائز رہ سکے گا، الا یہ کہ بعض خصوصی حالات میں مرکزی امیر کسی کو ایک سے زیادہ جمعیتوں کے عہدوں پر کام کرنے کی اجازت دے۔

دفعہ 13۔ صوبائی جمعیتیں

(1) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا امیر تمام صوبائی جمعیتوں کے امراء اور ناظمین نامزد کرے گا اور ہر صوبائی جمعیت کا امیر مرکزی نائب امیر ہوگا۔

(2) مرکزی شوریٰ کے ہر صوبہ سے تعلق رکھنے والے ارکان اپنے صوبہ کی صوبائی شوریٰ کے بھی رکن ہوں گے۔

(3) مرکزی جمعیت اہل حدیث کے صوبائی نظام کی ترتیب حسب ذیل ہوگی:
صوبائی مجلس شوریٰ، مجلس عاملہ اور کابینہ۔

(4) صوبوں کی مجلس عاملہ اگر ضرورت محسوس کرے تو صوبائی شوریٰ میں مناسب حد تک مزید ارکان کا اضافہ کر سکتی ہے۔ لیکن اضافہ کیے گئے ارکان مرکزی

224

شوریٰ کے رکن نہیں ہوں گے۔

(5) صوبائی جمعیتوں کے امیر اپنے صوبوں کی جماعت کو منظم کریں گے، ذیلی تنظیمیں قائم کریں گے اور رکن سازی سے لے کر ابتدائی، شہری اور ضلعی جمعیتوں کا قیام کریں گے۔

(6) صوبائی امیر اپنے صوبے میں ناظم کے علاوہ دیگر عہدیداروں کی نامزدگی مرکزی امیر اور صوبائی ناظم کے مشورہ سے کرے گا۔

(7) صوبائی مجلس عاملہ عہدیداروں کے علاوہ زیادہ سے زیادہ اکتالیس ارکان پر مشتمل ہوگی جنہیں صوبائی امیر نامزد کرے گا۔

(8) صوبائی جمعیتوں کے عہدیدار اپنے فرائض و اختیارات کے تعین کے لئے متعلقہ مرکزی عہدیداروں کے فرائض و اختیارات سے رہنمائی حاصل کریں گے۔ تاہم صوبائی امراء کو مرکزی امیر کے بعض خصوصی اختیارات حاصل نہیں ہوں گے۔ (دفعہ 21 تا 29 ملاحظہ فرمائیں اور مرکزی امیر کے خصوصی اختیارات کے لئے دفعہ 21 کی شق 9، 11، 14، 15)

دفعہ 14۔ ضلعی و شہری جمعیتوں کی تنظیم

(1) ہر ضلعی و شہری جمعیت اپنے ممبروں کے نام اور مکمل پتے ایک رجسٹر میں محفوظ رکھے گی اور اس کی ایک نقل مرکزی جمعیت کو ارسال کرے گی۔ اسی طرح ضلع کی تمام ذیلی جماعتیں اپنے ارکان کی فہرستیں متعلقہ شہری یا ضلعی تنظیم کو ارسال کریں گی۔

(2) ضلعی و شہری جمعیتوں کی ایک مجلس عاملہ ہوگی، جسے متعلقہ امیر بمشورہ ناظم نامزد کرے گا۔ مجلس عاملہ کے ارکان کی تعداد منتخب و غیر منتخب عہدیداروں کے علاوہ 31 (مقامی جمعیت/ یونٹ کی صورت میں 21) سے زیادہ نہ ہوگی۔

(3) امیر کے عہدہ امارت پر فائز نہ رہنے کی صورت میں اس کی مجلس عاملہ خود بخود ختم ہو جائے گی۔

(4) مجلس عاملہ کا کورم ایک تہائی ہوگا۔

(5) فیصلے کثرت آراء سے ہوں گے اور بصورت تساوی آراء امیر کو ترجیحی ووٹ دینے کا حق ہوگا۔ لیکن یہ اس صورت میں ہوگا جب اس نے اس معاملہ میں پہلے اپنا ووٹ نہ دیا ہو۔

(6) کوئی انتخاب اس وقت تک صحیح نہ ہوگا جب تک اس کی اطلاع کم از کم دو ہفتے قبل ضلعی یا شہری جمعیت کے ارکان یا یونٹوں کو نہ دی جائے۔

(7) ضلعی اور شہری جمعیت کی مجلس شوریٰ کا کورم ایک چوتھائی ہوگا۔

(8) شہری/ضلعی جمعیت کے انتخاب میں وہی رکن حصہ لے سکے گا جو گزشتہ کم از کم دو سال سے شہری/ضلعی جمعیت کا رکن ہو۔

(9) ضلعی/شہری امیر کا فرض ہوگا کہ ناظم کے ذریعے اپنے حلقے کی تمام ذیلی تنظیموں کی کارکردگی کی رپورٹ حاصل کرے اور ذیلی جمعیتوں کی رہنمائی کرے۔

(10) ضلعی/شہری امیر کو ذیلی جمعیت یا جمعیت کے جس شعبہ میں کمزوری نظر آئے اس کی اصلاح کیلئے ہر ممکن کوشش کرے۔

(11) ذیلی جمعیتوں کے باہمی اختلاف یا ان کے ارکان کے باہمی اختلاف کی صورت میں فوری طور پر اصلاح کیلئے قدم اٹھائے اور اگر ضلع یا شہر کی سطح پر کوششیں کامیاب نہ ہوسکیں تو صوبائی جمعیت سے تعاون کی درخواست کرے۔

(12) ضلعی و شہری سطح پر طلبہ اور دیگر نوجوانوں کی بہبود کیلئے منصوبے بنائیں اور ان کی تربیت کیلئے سہولتیں فراہم کرے۔

(13) خط و کتابت اور آمد و رفت وغیرہ کے ذریعے مرکز جمعیت سے رابطہ رکھے اور اپنے ماتحت عہدیداروں اور ارکان کو بھی ایسا کرنے کی تلقین کرتا رہے۔ نیز مرکز کے احکام اور پالیسیوں پر عمل درآمد یقینی بنائے۔

222

(14) تمام مقامی، تحصیلی، ضلعی و شہری عہدیدار اپنے فرائض و اختیارات کے تعین کیلئے مرکزی عہدیداروں کے فرائض و اختیارات سے رہنمائی حاصل کریں گے۔ تاہم ان کے امراء کو مرکزی امیر کے بعض خصوصی اختیارات حاصل نہیں ہوں گے۔ (دفعہ 21 تا 29 ملاحظہ فرمائیں، اور مرکزی امیر کے خصوصی اختیارات کے لئے دفعہ 21 کی شق 9، 11، 14، 15)

دفعہ 15۔ مرکزی جمعیت

(1) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان مرکزی مجلس شوریٰ، مرکزی مجلس عاملہ اور مرکزی کابینہ پر مشتمل ہوگی۔

(2) مرکزی جمعیت کا دفتر (سیکرٹریٹ) اور اس کے ملازمین و کارندے مرکزی امیر کی زیر ہدایت اور مرکزی ناظم اعلیٰ کی زیر نگرانی کام کریں گے۔ مرکزی سیکرٹریٹ مختصراً ''مرکز'' کہلائے گا۔

دفعہ 16۔ مرکزی مجلس شوریٰ

(1) ضلعی و شہری جمعیتوں کی طرف سے منتخب و مقرر اراکین (نمائندگان) شوریٰ سے مرکزی مجلس شوریٰ تشکیل پائے گی۔

(2) مرکزی مجلس عاملہ مجلس شوریٰ میں مختلف اضلاع اور شہروں کے نمائندوں کی تعداد مقرر کرے گی۔

(3) مرکزی انتخابی بورڈ اس امر کو یقینی بنائے گا کہ ضلعی و شہری جمعیتوں کی طرف سے مرکزی مجلس شوریٰ کی تشکیل میں جماعت کی نمایاں، قدر آور اور معروف ترین شخصیات کو شامل کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے وہ شہری و ضلعی جمعیتوں کی طرف سے کوٹہ کے مطابق دی گئی مرکزی شوریٰ کی فہرستوں میں بیس فی صد تک تبدیلی کروانے کا مجاز ہوگا۔

(4) کسی شہری یا ضلعی جمعیت کے منتخب عہدیدار شق (3) کے حوالہ سے مرکزی

انتخابی بورڈ کے کسی فیصلہ پر متفقہ اپیل مرکزی مجلس عاملہ یا اس کی قائم کردہ کمیٹی میں دائر کر سکتے ہیں، جس کا فیصلہ اس ضمن میں حتمی ہوگا۔

(5) اگر کسی شہر یا ضلع میں کسی وجہ سے جمعیت قائم نہ ہو سکی یا قائم ہونے کے بعد کسی بے قاعدگی کے سبب توڑ دی گئی یا کسی جمعیت نے اپنے منتخب نمائندوں کی اطلاع بروقت مرکزی دفتر کو نہ دی تو مرکزی عہدیداروں کے انتخاب سے پہلے اس شہر یا ضلع کے نمائندے مقرر تعداد کے مطابق، اس کے ارکان میں سے مرکزی امیر خود نامزد کرے گا اور وہ اس وقت تک مرکزی شوریٰ کے رکن ہوں گے جب تک مرکزی جمعیت اس ضلع یا شہر کی جمعیت کی باقاعدہ طور پر تشکیل مکمل نہیں کراتی۔

(6) مرکزی مجلس شوریٰ کا ہر رکن ہر سال ایک سو روپے رکنیت فیس ادا کرے گا۔ تاہم مرکزی عاملہ کو اس میں کمی بیشی کا اختیار ہوگا۔ جو ارکان چندہ ادا نہ کریں گے وہ مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں شریک نہ ہو سکیں گے۔

دفعہ 17۔ مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس

(1) مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس حسب ضرورت ناظم اعلیٰ، امیر کے حکم یا اجازت سے طلب کرے گا۔

(2) مرکزی مجلس شوریٰ کے عام اجلاس کیلئے پندرہ دن اور خصوصی اجلاس کے سات دن قبل از اجلاس ناظم اعلیٰ اطلاع (ایجنڈا) جاری کرے گا جس میں اجلاس کی جگہ، تاریخ اور وقت کی تفصیل ضروری ہوگی۔

(3) ہنگامی و خصوصی حالات میں امیر، کابینہ کے کسی عہدیدار (ترجیحاً نائب ناظم) کو بھی شوریٰ کا اجلاس طلب کرنے کی ہدایت کر سکتا ہے۔ یا خود اجلاس طلب کر سکتا ہے۔

(4) مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس کا کورم اراکین کی کل تعداد کا ایک تہائی ہوگا۔

(5) مرکزی مجلس شوریٰ کا سال میں کم از کم ایک اجلاس ضرور ہونا چاہیے۔

(6) اگر مرکزی شوریٰ کے ارکان میں سے 1/5 ممبران اپنے دستخطوں کے ساتھ تحریری طور پر مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس بلانے کا مطالبہ کریں تو ایسی درخواست کی وصولی سے تیس دن کے اندر ناظم اعلیٰ مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس بلانے کا پابند ہوگا۔ بشرطیکہ اس درخواست میں واضح طور پر اجلاس بلانے کا مقصد بیان کر دیا گیا ہو۔ البتہ ایسا کوئی اجلاس بلانے کا مطالبہ مجلس شوریٰ کے گزشتہ اجلاس سے 6 ماہ کی مدت کے اندر نہیں کیا جا سکے گا۔

(7) اگر مجلس شوریٰ کسی مسئلہ پر اپنا واضح فیصلہ صادر کر چکی ہو، تو مذکورہ فیصلہ کی تاریخ سے ایک سال کے اندر دوبارہ اس مسئلہ پر اجلاس طلب نہیں کیا جائے گا۔

(8) اجلاس میں انہی امور پر بحث ہو سکے گی جن کیلئے یہ اجلاس بلایا گیا ہے۔ الا یہ کہ امیر کسی اور مسئلہ پر بحث کی اجازت دے۔

(9) مرکزی مجلس شوریٰ (اور دیگر تمام مرکزی و ذیلی مجالس اور کمیٹیوں) کے تمام فیصلے اتفاق رائے یا کثرت رائے سے ہوں گے۔

(10) مرکزی مجلس شوریٰ کے عام یا خاص اجلاس کیلئے ارکان اپنی تجاویز، اطلاع وصول ہونے کے بعد اجلاس کی تاریخ سے تین دن پہلے تک ناظم اعلیٰ کو بھجوا سکیں گے۔ عام حالات میں بھی وہ جب چاہیں مرکز کو اپنی تجاویز و آراء سے آگاہ کر سکیں گے۔

دفعہ 18۔ مرکزی مجلس شوریٰ کے فرائض و اختیارات

(1) قواعد کے مطابق مرکزی عہدیداروں کا انتخاب۔

(2) مرکزی جمعیت کے مقاصد کے حصول کیلئے طریق کار مرتب کرنا اور مفید و مؤثر تدابیر اختیار کرنا۔

(3) پاکستان کے تمام حصوں سے جماعت کے متعلق ضروری اطلاعات وصول و فراہم کرنا اور ان کی روشنی میں پالیسی وضع کرنا۔

(4) ضلعی اور شہری جمعیتوں کے انتظامات اور معاملات میں ان کی نگرانی اور

219

رہنمائی کرنا۔

(5) مرکزی کابینہ کے بنائے اور پیش کیے ہوئے بجٹ کی حتمی منظوری دینا۔

(6) جمعیت کے تمام شعبوں کی سالانہ کارکردگی کا جائزہ لینا اور آئندہ کیلئے پالیسی وضع کرنا۔

(7) مرکزی جمعیت کی عمومی سیاسی پالیسی طے کرنا۔

(8) مرکزی مجلس عاملہ یا امیر کے فیصلوں کے خلاف جو ماتحت جمعیتوں یا ارکان کے بارے میں کیے گئے ہوں، اپیلوں کا سننا اور فیصلہ دینا۔

(9) شق نمبر 6,4,1 اور 8 کے علاوہ مذکورہ امور کیلئے مجلس شوریٰ ذیلی کمیٹیاں قائم کر کے اپنے اختیارات انہیں تفویض کر سکتی ہے۔

دفعہ 19۔ مرکزی مجلس شوریٰ کے عہدیدار

(1) مرکزی مجلس شوریٰ کے منتخب عہدیدار حسب ذیل ہوں گے:
امیر، ناظم اعلیٰ، ناظم مالیات۔

(2) ان عہدیداروں کا انتخاب پانچ سال کیلئے ہوگا۔ وہ آئندہ انتخابات تک اپنے عہدوں پر فائز رہیں گے۔ اِلّا یہ کہ وہ خود مستعفی ہو جائیں یا کسی وجہ سے مجلس شوریٰ انہیں علیحدہ کر دے۔

(3) عہدیدار ایک سے زائد بار منتخب ہو سکیں گے۔

(4) مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب عہدیداروں کے علاوہ ہوں گے۔

(5) نائب امیر (ہر صوبہ سے کم از کم ایک) نائب ناظم، معین ناظم، ناظم تعلیمات، ناظم نشر و اشاعت، سیکرٹری اطلاعات، ناظم تبلیغ، ناظم طبع و تالیف، معاون ناظم مالیات، ناظم انتخاب۔ دیگر ناظمین، امیر کے مشیر، خصوصی مشیر اور معاونین (حسب ضرورت) اور ذیلی تنظیموں کے ناظم۔

(5) ان تمام عہدیداروں کو امیر، منتخب عہدیداروں کے مشورہ سے ارکان شوریٰ میں سے نامزد کرے گا اور اس بات کا خیال رکھے گا کہ ان عہدوں پر وہی لوگ

218

نامزد کیے جائیں گے جو ان کیلئے مناسب ترین ہوں۔

(6) مرکزی کابینہ تمام منتخب اور نامزد عہدیداروں پر مشتمل ہوگی۔

دفعہ 20۔ انتخاب کا طریقہ:

(1) مرکزی جمعیت اہل حدیث کی مجلس شوریٰ میں سے ایک امیر، ایک ناظم اعلیٰ اور ایک ناظم مالیات منتخب کیا جائے گا۔ ان عہدوں کے انتخاب میں وہی رکن حصہ لے سکے گا جو گزشتہ کم از کم تین سال سے مرکزی مجلس شوریٰ کا رکن ہو۔ اس پابندی سے استثناء کا حق صرف مرکزی مجلس شوریٰ کو حاصل ہوگا۔

(2) تمام مرکزی انتخابات، ماتحت جمعیتوں کے انتخابات اور ذیلی تنظیموں کے انتخابات کی نگرانی کا اختیار مرکزی انتخابی بورڈ کو ہوگا جو مرکزی ناظم انتخابات کے علاوہ مرکزی امیر کے نامزد دو یا چار مزید ارکان پر مشتمل ہوگا۔

(3) مرکزی انتخابی بورڈ، مرکزی امیر کے مشورہ سے انتخابات کی ضروری تفصیلات طے کرے گا۔ ماتحت اور ذیلی تنظیموں کے انتخابات کیلئے نگران مقرر کر سکے گا اور جملہ انتخابات کے خلاف عذر داریوں اور اعتراضات کی سماعت کر کے فیصلے صادر کرے گا۔ جن کے خلاف مرکزی امیر کے توسط سے مرکزی مجلس عاملہ کے روبرو اپیل ہو سکے گی۔

(4) عہدیداروں کا انتخاب حالات اور قانون کے مطابق پرچیوں (خفیہ بیلٹ) کے ذریعے بھی ہو سکتا ہے اور ہاؤس میں ہاتھ اٹھوا کر (شو آف ہینڈ کے ذریعہ) بھی رائے لی جا سکتی ہے۔ اس کا حتمی فیصلہ انتخابی بورڈ اتفاق رائے یا کثرت رائے سے کرے گا۔

(5) جس عہدیدار کو منتخب کرنا ہو، ایک رکن شوریٰ اس کا نام (زبانی یا تحریری) تجویز کرے گا اور ایک یا ایک سے زائد ارکان اس کی تائید کریں گے۔

(6) مرکزی انتخابی بورڈ نام تجویز کرنے کیلئے انتخابات سے قبل کسی تاریخ کا تعین کر سکے گا۔

(7) ایک عہدے کیلئے دو یا دو سے زائد نام ہوں گے تو قاعدہ نمبر 4 کی رو سے ہاؤس سے رائے لی جائے گی۔ جس کے حق میں سب سے زیادہ آراء ہوں گی اسے کامیاب قرار دیا جائے گا۔

(8) مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اس کی ذیلی تنظیموں کے انتخابات کیلئے مزید ذیلی قواعد بنانے کا اختیار جمعیت کی مرکزی مجلس عاملہ کو ہوگا اور وہ قواعد، مجلس عاملہ کے، اس ضمن میں کسی آئندہ فیصلہ تک برقرار اور نافذ العمل رہیں گے۔

عہدیداروں کے اختیارات وفرائض

دفعہ 21۔ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث

(1) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا امیر، تنظیم کا سربراہ ہوگا اور ہر سطح پر اس کی نمائندگی کرے گا یا اس کیلئے کسی کو مقرر کرنے کا مجاز ہوگا۔

(2) امیر، مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلوں کا پابند ہوگا اور انتظامی معاملات میں مرکزی شوریٰ کے سامنے جواب دہ ہوگا۔

(3) امیر کا فرض ہوگا کہ وہ جمعیت کے نصب العین کے حصول اور اس کی پالیسیوں اور فیصلوں کے نفاذ کیلئے مرکزی عہدیداروں، تمام ماتحت وذیلی جماعتوں اور تنظیموں اور ان کے عہدیداروں کے کام کی نگرانی کرے اور انتظام کرے کہ وہ سب اپنے فرائض باقاعدگی اور تندہی سے ادا کریں۔

(4) اگر کوئی ماتحت جمعیت، ماتحت جمعیت کا کوئی عہدیدار یا مرکزی جمعیت کا کوئی عہدیدار جمعیت کے قواعد وضوابط کے خلاف یا جمعیت کے عقیدہ، نصب العین، طے کردہ پالیسی، نظم وضبط اور ڈسپلن کے خلاف عمل پیرا ہو تو امیر اسے مناسب ہدایت جاری کرے گا اور اگر اصلاح احوال نہ ہو تو وہ اس جمعیت اور عہدیدار کو معطل یا برطرف کر سکتا ہے۔ یہ معطلی یا برطرفی موقت بھی ہو سکتی ہے جو دو سال سے زائد نہ ہوگی۔ اس کے دوران امیر، اس جمعیت کا کام چلانے

216

کیلئے ایک کمیٹی (اور عہدیدار کی صورت میں اس کا قائم مقام) نامزد کرے گا۔ جو اس جمعیت کے کام کے ذمہ دار ہوں گے۔ البتہ اس نامزدگی کی منظوری مرکزی کابینہ سے لینا ہوگی۔ متاثرہ عہدیدار معطلی یا برطرفی ختم کرانے کیلئے امیر سے پندرہ دن کے اندر اپیل کر سکے گا۔ جس کی منظوری امیر کی صوابدید پر ہوگی۔

(5) معطلی یا برطرفی کے تین ماہ کے اندر امیر اس جمعیت یا عہدے دار کا معاملہ مرکزی مجلس عاملہ کے سامنے پیش کرے گا۔ مجلس عاملہ اس معطلی یا برطرفی کی توثیق کرے تو وہ جمعیت یا عہدیدار کالعدم تصور ہوں گے اور قاعدہ کے مطابق دوبارہ جمعیت کی تشکیل ہوگی۔ اگر مجلس عاملہ اس عہدیدار یا جمعیت کو بحال کرنا چاہے تو اسے اس کا اختیار ہوگا۔

(6) اگر کسی وجہ سے تین ماہ کی مدت کے اندر مجلس عاملہ کا اجلاس نہ ہو سکے تو معطلی یا برطرفی کا یہ معاملہ مرکزی کابینہ کے سامنے پیش کیا جائے گا، جو اس کی عارضی توثیق کر سکے گی۔ تاہم حتمی فیصلہ مجلس عاملہ کے اگلے قریب ترین اجلاس میں ہوگا۔

(7) امیر معطلی یا برطرفی کا معاملہ مجلس عاملہ (یا کابینہ) میں پیش کرنے سے پہلے متعلقہ جمعیت یا عہدیدار کو چارج شیٹ (فردِ الزام) دے گا اور اس کے جواب سمیت پورا کیس مجلس عاملہ (یا کابینہ) کے سامنے پیش کرے گا۔

(8) اگر چارج شیٹ کا جواب دینے میں جان بوجھ کر تاخیر یا ٹال مٹول سے کام لیا جائے یا جواب دینے یا چارج شیٹ وصول کرنے سے انکار کیا جائے تو مجلس عاملہ (یا کابینہ) امیر کے فیصلہ کی توثیق کر دے گی۔

(9) اگر جمعیت یا اس کسی ذیلی تنظیم کا کوئی رکن، عہدیدار یا باڈی (کابینہ وغیرہ) مرکزی امیر، مرکزی کابینہ، مرکزی انتخابی بورڈ یا کسی خصوصی کمیٹی کے فیصلہ کی رو سے برطرف یا کالعدم کیا جائے تو مرکزی امیر اس کی جگہ عہدیدار یا باڈی

نامزد کر کے اس کی مدت مقرر کر سکے گا۔ البتہ مذکورہ فیصلہ کے خلاف اپیل مرکزی مجلس عاملہ اور حتمی اپیل مرکزی شوریٰ کے روبرو ہو سکے گی۔

(10) اگر کوئی منتخب عہدہ استعفیٰ یا کسی اور وجہ سے خالی ہو جائے تو امیر اپنی کابینہ کے مشورے سے چھ ماہ تک کے لئے اس پر کسی موزوں شخص کو نامزد کر سکے گا۔ جس کے دوران مرکزی شوریٰ قواعد کے مطابق انتخاب کرے گی۔

(11) مرکزی جمعیت کا منتخب امیر تاحیات مرکزی مجلس شوریٰ کا رکن رہے گا بشرطیکہ وہ مرکزی جمعیت کے عقیدے اور نصب العین کا پابند اور جماعتی نظام کا وفادار رہے۔

(12) امیر، مرکزی شوریٰ کے اراکین سے اپنی مجلس عاملہ نامزد کرے گا۔ مجلس عاملہ کے اراکین منتخب و غیر منتخب عہدیداروں کے علاوہ 51 تک ہوں گے اور اس وقت تک مجلس عاملہ کے رکن رہیں گے جب تک امیر جماعت کا اعتماد حاصل رہے گا۔

(13) امیر، مرکزی مجلس شوریٰ، مرکزی مجلس عاملہ اور کابینہ وغیرہ کے اجلاس میں اراکین کے علاوہ کسی شخص کو دعوت خصوصی سے مدعو کرنے کا مختار ہوگا۔ تاہم ان خصوصی شرکاء کا ووٹ شمار نہ ہوگا۔

نوٹ: صوبائی اور اس سے نچلی سطح کی مجلس شوریٰ میں بھی مناسب تعداد میں افراد، خصوصی دعوت پر بلائے جا سکتے ہیں۔

(14) امیر کو ہنگامی یا غیر معمولی حالات کی وجہ سے مرکزی مجلس شوریٰ اور ابتدائی ارکان کی میعاد میں مجلس عاملہ کے مشورہ اور اجازت سے توسیع کرنے کا اختیار ہوگا۔ اس عرصہ میں تمام عہدہ دار حسبِ سابق کام کرتے رہیں گے۔ یہ توسیع ایک سال سے زیادہ نہ ہوگی۔ ایک سال سے زیادہ توسیع کرنے کا حق صرف مرکزی مجلس شوریٰ کو ہوگا۔

(15) ضلعی اور شہری جمعیتوں کی طرف سے منتخب نمائندوں کے علاوہ امیر اپنے

انتخاب کے بعد مرکزی شوریٰ کیلئے 30 ارکان نامزد کر سکے گا، جن کی حیثیت بقیہ ارکان شوریٰ جیسی ہوگی۔

(16) مرکزی امیر، مجلس شوریٰ کے منظور کردہ بجٹ کے مطابق اور جمعیت کے مصالح اور ضروریات پر جملہ اخراجات کی ادائیگی کے احکام صادر کرے گا اور اپنی صوابدید پر ایک وقت میں بیس ہزار روپے کی رقم خرچ کرنے کا مجاز ہوگا، تاہم اس کی اطلاع مرکزی کابینہ یا عاملہ کے اگلے اجلاس میں دے گا۔

(17) امیر مرکزیہ اگر ضرورت محسوس کرے تو دفعہ 19 (4) میں مذکور عہدیداروں کے علاوہ کسی اور شعبہ کا ناظم (سیکرٹری) نائب ناظم، معاون، مشیر، خصوصی مشیر یا رابطہ سیکرٹری بھی مقرر کر سکے گا۔ نامزد عہدیدار اس وقت تک اپنے عہدوں پر برقرار رہیں گے جب تک امیر انہیں برقرار رکھنا چاہے۔ امیر اپنی صوابدید کے مطابق نامزد عہدیداروں کے شعبوں میں ردوبدل کر سکتا ہے۔

(18) امیر اپنے اختیارات و فرائض کو بہتر طور پر سرانجام دینے اور حصول مشورہ یا معاونت کیلئے مختلف کمیٹیوں اور افراد کا تقرر کرے گا جو اس کی زیر ہدایت و نگرانی کام کریں گے۔

(19) امیر، مرکزی مجلس عاملہ کی منظوری اور مرکزی شوریٰ کی حتمی منظوری سے جماعت کی کسی بزرگ اور ذمہ دار شخصیت کے بارے میں مرکزی جمعیت کے ''سرپرست'' ہونے کا اعلان کر سکے گا۔ سرپرست ہر سطح کے مرکزی اجلاس میں شامل ہو کر اپنی رائے دے سکے گا، جسے مناسب اہمیت دی جائے گی۔

(20) مرکزی جمعیت کا کوئی منتخب عہدیدار اگر دستور، دستور کے مقتضیات یا مرکزی جمعیت کے نصب العین اور جماعتی فیصلوں سے انحراف کرے تو مرکزی مجلس شوریٰ کے کسی بھی رکن کے توجہ دلانے پر، امیر اس کی اصلاح کیلئے اقدام کرے گا۔

امیر کے دیگر فرائض منصبی

(الف) مرکزی جمعیت کے امیر کا فرض ہوگا کہ وہ دیگر عہدیداروں اور عاملہ کی مدد اور تعاون سے تمام ارکان جمعیت اور ان کے متعلقین کی دینی تربیت، معاشرتی اصلاح اور ان کی روحانی اور مادی ترقی کے معاملات پر نظر رکھے۔ مرکزی جمعیت کے مقاصد اور نصب العین کے حصول کیلئے منصوبہ بندی کرے اور جمعیت کے ارکان کو اجتماعی اور انفرادی طور پر ان مقاصد کیلئے منظم کرے۔

(ب) جس رکن میں اسے دینی امور سے عدم دلچسپی کا رجحان نظر آئے تو اسلامی اخلاق کے نمونہ پر عمل کرتے ہوئے محبت و شفقت سے اس کی اصلاح کی کوشش کرے اور محض تلقین کی بجائے عملی نمونہ پیش کرے۔

(ج) وہ ہر رکن کا سچا بہی خواہ، مشیر اور ہمدرد ہو۔

(د) نوجوانوں خصوصاً طلبہ کی علمی ترقی کیلئے مستقل طور پر کوشاں رہے، ان کی علمی ضروریات کا خیال رکھے، انہیں جس قسم کی مدد کی ضرورت ہو اس کا انتظام کرے اور مجلس عاملہ اور عہدہ داروں کی مدد سے ایسا فنڈ قائم کرے جس سے نوجوان طلبہ اور دیگر مستحقین کی آبرومندی سے امداد کی جا سکے۔

(ہ) مسلک اہل حدیث کی تبلیغ و ترویج کیلئے عامۃ المسلمین سے رابطہ قائم رکھے اور ان کو قرآن و سنت کی طرف بلانے کیلئے مناسب انتظام کرے۔

(و) ان امور کو الگ شعبوں (تعلیم، تبلیغ، تدریس اور دارالمطالعہ وغیرہ) میں بانٹ کر کابینہ کے عہدیداران کو ان کا نگران بنا کر حصول مقصد کی کوشش کرے۔

دفعہ 22۔ نائب امیر

(1) پاکستان کے چاروں صوبوں سے (کم از کم) ایک ایک نائب امیر ہوگا اور ان کی سینیارٹی امیر متعین کرے گا۔

(2) امیر کی غیر حاضری یا غیر موجودگی میں سینیارٹی کی ترتیب سے سب سے سینئر

212

حاضر نائب امیر اجلاسوں کی صدارت کرے گا۔

(3) امیر کی غیر حاضری یا غیر موجودگی کی صورت میں سینئر ترین نائب امیر جو موجود ہو، امیر کے فرائض سنبھال لے گا۔ اِلّا کہ امیر کسی دوسرے نائب کو اس مقصد کیلئے مقرر کرے۔

(4) اگر دوران میعاد استعفیٰ یا کسی اور وجہ سے امیر کا عہدہ خالی ہو جائے تو سب سے سینئر نائب امیر، امیر کے فرائض سنبھال کر تین ماہ کے اندر مجلس شوریٰ کا اجلاس بلائے گا جس میں باقاعدہ امیر منتخب کیا جائے گا اور یہ ضمنی انتخاب کہلائے گا۔

(5) اگر مجلس شوریٰ کا اجلاس کسی مجبوری کی وجہ سے تین ماہ کے اندر نہ بلایا جا سکے تو موجودہ مجلس عاملہ کی منظوری سے شوریٰ کے اجلاس تک قائم مقام امیر رہے گا۔

(6) نائب امراء وہی فرائض سرانجام دیں گے اور وہی اختیارات استعمال کریں گے جو امیر مرکزیہ انہیں تفویض کرے گا۔

دفعہ 23۔ ناظم اعلیٰ (سیکرٹری جنرل) یا ناظم مرکزیہ

(1) مرکزی ناظم کو ناظم اعلیٰ (سیکرٹری جنرل) یا ناظم مرکزیہ، صوبائی ناظم کو ناظم اعلیٰ صوبہ اور باقی تمام جمعیتوں کے ناظمین کو صرف ناظم یا ناظم عمومی کہا جائے گا۔

(2) ناظم اعلیٰ وہ تمام اختیارات استعمال کرے گا اور فرائض سرانجام دے گا جو مجلس شوریٰ اس کے سپرد کرے گی۔ علاوہ ازیں اس کے فرائض یہ ہوں گے۔

(3) مرکزی دفتر کے تمام رجسٹروں، فائلوں اور متعلقہ کاغذات کو مرکزی عملہ اور معاونین کی مدد سے باقاعدگی کے ساتھ بحفاظت رکھنا۔

(4) مرکزی مجلس شوریٰ، عاملہ اور کابینہ کے اجلاسوں کی کارروائی درج کرنے کا اہتمام کرنا اور آئندہ اجلاسوں میں بغرض تصدیق پیش کرنا۔

(5) مرکزی جمعیت کے دفتر کی نگرانی کرنا اور دفتر کا احکام و نظام ان ہدایات و

ضوابط کے مطابق چلانا جو امیر یا مرکزی کابینہ یا مجلس عاملہ دیں اور وضع کریں۔

(6) پاکستان بھر میں ابتدائی، ضلعی اور شہری جمعیتیں قائم کرنے اور انہیں منظم کرنے میں مدد دینا۔

(7) امیر کے حکم یا اجازت سے مرکزی مجلس شوریٰ، مجلس عاملہ اور کابینہ کے اجلاس طلب کرنا اور ان کیلئے حسب ضابطہ ایجنڈا جاری کرنا۔

(8) مجلس شوریٰ کی پالیسیوں کے مطابق کابینہ اور عاملہ کے فیصلوں کو نافذ کرنا، ہدایات جاری کرنا، ماتحت جمعیتوں کی کارگزاری کی نگرانی کرنا، جمعیت کے زیر انتظام اداروں کے نظم ونسق کی نگرانی کرنا اور جماعتی امور کی منصوبہ بندی کرنا۔

(9) جمعیت کے نصب العین کے حصول اور اس کی پالیسیوں اور فیصلوں کے نفاذ کیلئے امیر کے مشورہ یا اجازت سے ضروری اقدامات کرنا۔

(10) مرکزی ناظمین اور ذیلی تنظیمات کے کام کی نگرانی کرنا اور ان میں باہمی رابطہ کا ذریعہ بننا۔

(11) ناظم اعلیٰ ہنگامی ضروریات کیلئے اپنے اختیار سے دس (ذیلی تنظیموں کے ناظم پانچ) ہزار روپے تک خرچ کرسکتا ہے۔ تاہم وہ اس کی اطلاع جتنی جلد ممکن ہو امیر، کابینہ یا عاملہ کو دے گا۔

(12) ناظم اعلیٰ کی غیر حاضری میں نائب ناظم اس کے فرائض سرانجام دے گا۔ ناظم مرکزیہ کی امداد کیلئے ایک یا ایک سے زائد نائب ناظم (ایڈیشنل یا ڈپٹی سیکرٹری جنرل) اور معین ناظم (اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل) مقرر کیے جائیں گے۔ ناظم مرکزیہ ضروری سمجھے تو امیر کے مشورہ سے ان عہدیداروں کو تقسیم کار کے اصول کے مطابق ذمہ داریاں سونپ سکتا ہے۔

دفعہ 24۔ نائب ناظم اور معین ناظم

(1) نائب اور معین ناظم، ناظم اعلیٰ کا مددگار ہوگا اور وہی جماعتی خدمات و فرائض

سرانجام دے گا۔ جو امیر، مجلس عاملہ، کابینہ یا خود ناظم اعلیٰ اس کے سپرد کرے۔

دفعہ 25۔ناظم مالیات (فنانس سیکرٹری)

(1) مرکزی ناظم مالیات، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے تمام حسابات کا ذمہ دار ہوگا اور اس کا فرض ہوگا کہ مرکزی مجلس عاملہ کے منظور کردہ بنک میں تمام رقم محفوظ رکھے اور جملہ حسابات آمدن وخرچ کی نگرانی کرے۔

(2) شعبہ حسابات (اکاؤنٹس) کے تمام ملازم اس کے ماتحت ہوں گے۔

(3) امیر یا ناظم اعلیٰ کی ہدایات کے مطابق اخراجات کی ادائیگی بذریعہ چیک کرے گا۔

(4) ناظم مالیات، ناظم مرکزیہ کے مشورے سے ہر سطح پر جماعتی بیت المال قائم کرے گا۔ جس میں مرکزی جمعیت کے ارکان اور بہی خواہوں کے چندے، عطیات اور مرکزی جمعیت کی املاک وغیرہ کی آمدنی جمع ہوگی۔

(5) سالانہ بجٹ اور حسابات کی رپورٹ مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس کیلئے مرتب کرے گا اور وقتاً فوقتاً مرکزی مجلس عاملہ کو بھی آمدن وخرچ کے حساب سے مطلع کرے گا۔

(6) ادائیگی کیلئے چیکوں پر امیر، ناظم مرکزیہ اور ناظم مالیات میں سے کم از کم دو افراد کے دستخط ضروری ہوں گے۔

(7) ناظم مالیات اپنی تحویل میں 10 ہزار روپے نقد رکھ سکتا ہے اور اتنی رقم ہنگامی طور پر خرچ کر سکتا ہے مگر بعد میں جتنا جلد ممکن ہو، امیر سے ان ہنگامی اخراجات کی منظوری لینا ہوگی۔

(8) ناظم مالیات کی رائے میں کوئی خرچ یا ادائیگی اگر کسی ایسی نئی مد کے متعلق ہے جو منظور شدہ میزانیہ (بجٹ) میں شامل نہیں یا اس کی رائے میں جمعیت کے مصالح اور ضروریات اس کے متقاضی نہیں تو وہ امیر یا ناظم اعلیٰ اور متعلقہ ناظم

کی توجہ اس طرف مبذول کرائے گا تا کہ اس خرچ کی منظوری یا عدم منظوری کا فیصلہ عاملہ کے اگلے اجلاس میں کیا جا سکے۔

دفعہ 26۔ دیگر ناظمین

امیر مرکز یہ مختلف شعبوں کے ناظمین مقرر کرے گا جن کا فرض ہوگا کہ

(1) اپنے اپنے شعبہ میں مرکزی جمعیت کی پالیسی کے مطابق اپنی نظامت سے متعلقہ امور کی منصوبہ بندی کریں اور ماتحت اداروں کی نگرانی کریں، ذیلی جمعیتوں کے ذریعے ان امور کی بجا آوری کا انتظام کریں اور ہدایات و رہنمائی دیں اور مرکزی سطح پر منظم کر کے جماعتی مقاصد پورا کریں۔

(2) اپنے شعبوں کیلئے سالانہ بجٹ تجاویز کابینہ میں پیش کریں۔

(3) اپنے شعبوں میں جماعت کے اہل فکر اور اہل رائے حضرات کی تجاویز کی روشنی میں منصوبہ بندی کر کے مجلس شوریٰ میں پیش کریں۔

(4) تمام ناظمین اور نائب و معاون ناظمین، ناظم اعلیٰ کی نگرانی میں کام کریں گے اور مرکزی امیر کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ جو ان کے کام کے سلسلہ میں مرکزی مجلس شوریٰ کے سامنے ذمہ دار ہوگا۔

دفعہ 27۔ مرکزی کابینہ

(1) مرکزی کابینہ مرکزی عہدیداروں پر مشتمل ہوگی۔

(2) کابینہ تنفیذی امور میں مرکزی مجلس عاملہ سے راہنمائی حاصل کرے گی اور مرکزی مجلس شوریٰ کے سامنے جواب دہ ہوگی۔

(3) کابینہ مختلف نظامتوں سے تعلق رکھنے والے امور پر غور و خوض کرے گی اور مربوط انداز میں مرکزی جمعیت کے مقاصد اور مرکزی مجلس عاملہ و مرکزی مجلس شوریٰ کی پالیسی اور فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کے طریق کار طے کرے گی۔

208

(4) کابینہ سالانہ بجٹ بنانے اور اس کیلئے وسائل فراہم اور خرچ کرنے کی ذمہ دار اور نگران ہوگی۔

(5) ملازمین کے تقرر، تعطل، تنزلی اور برطرفی کی منظوری کابینہ دے گی اور ان کی تنخواہوں کے گریڈ وغیرہ بھی طے کرے گی۔ لیکن ان تمام امور میں متعلقہ ناظم کی سفارش کو ملحوظ رکھے گی۔

(6) کابینہ ملکی انتخابات کیلئے جمعیت کے امیدوار مقرر کرنے کے قواعد وضوابط طے کرے گی اور ان کے حتمی انتخاب کیلئے اپنے ارکان میں سے ایک انتخابی بورڈ تشکیل دے گی۔

(7) کابینہ کے فیصلوں کے خلاف اپیل مرکزی مجلس عاملہ میں ہو سکے گی۔

(8) کابینہ کے فیصلے بھی اتفاق رائے یا کثرت رائے سے ہوں گے۔

دفعہ 28۔ مرکزی مجلس عاملہ

(1) امیر اپنے انتخاب کے بعد تیس دن کے اندر ارکان مجلس شوریٰ میں 35 سے 51 ارکان کو مجلس عاملہ کیلئے نامزد کرے گا۔

(2) تمام مرکزی عہدیدار بحیثیت عہدہ مجلس عاملہ کے رکن ہوں گے اور امیر کے نامزد ارکان کے علاوہ ہوں گے۔

(3) مجلس عاملہ کے تمام ارکان نامزد ہونے کے بعد امیر کے اپنے عہدہ پر برقرار رہنے تک رکنِ عاملہ رہیں گے، سوائے اس کے کہ رکنِ عاملہ مستعفی ہو جائے یا امیر اسے کسی وجہ سے علیحدہ کر دے۔

(4) امیر، مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس حسبِ ضرورت بلایا کرے گا۔ ایک سال میں مرکزی مجلس عاملہ کے تین اجلاس ضرور ہوں گے۔

(5) اجلاس کا ایجنڈا بھجوانا ناظم مرکزیہ کی ذمہ داری ہوگی۔ تاہم ہنگامی وخصوصی حالات میں ممبر کابینہ کے کسی فرد (ترجیحاً نائب ناظم) کو بھی یہ ذمہ داری سونپ سکتا ہے یا خود اجلاس طلب کر سکتا ہے۔

(6) مجلس عاملہ کے فیصلے اتفاق رائے یا کثرت سے سے ہوں گے۔

دفعہ 29۔ مرکزی مجلس عاملہ کے اختیارات

مرکزی مجلس عاملہ کے اختیارات وفرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(1) مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے میں کابینہ اور امیر کی مدد کرنا اور اہم فرائض ادا کرنے کیلئے سب کمیٹیوں کا تقرر کرنا۔

(2) مرکزی مجلس شوریٰ کی حتمی منظوری کی شرط پر مرکزی جمعیت کی عمومی پالیسی طے کرنا۔

(3) جمعیت کے مقاصد کی تکمیل کے سلسلہ میں وقتاً فوقتاً جو انتظامی مسائل پیدا ہوں، ان کیلئے ضروری اقدام کرنا۔

(4) بجٹ تجاویز کو مجلس شوریٰ کی منظوری کیلئے آخری شکل دینا۔

(5) مرکزی مجلس شوریٰ کے پاس کردہ بجٹ کی غیر موجودگی میں جمعیت کے مصالح اور ضروریات پر کئے گئے اخراجات کی منظوری دینا۔

(6) مرکزی کابینہ کو رہنمائی اور مشورہ دینا اور ضرورت ہو تو اس کے فیصلوں پر نظر ثانی کرنا۔

(7) مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس، سالانہ کانفرنسوں اور ہنگامی جلسوں اور کانفرنسوں کا انتظام کرنا۔

(8) اہم مسائل کے متعلق قراردادوں پر غور کرنا اور ان کو منظور کرنا۔

(9) کسی ہنگامی یا غیر معمولی حالات کی وجہ سے مرکزی مجلس شوریٰ کی میعاد میں توسیع کرنا۔

(10) مرکزی مجلس عاملہ اپنے فرائض واختیارات ذیلی کمیٹیوں کے سپرد کر سکتی ہے۔

(11) اس دستور کو قابل عمل بنانے اور اس کے مقتضیات کو پورا کرنے کیلئے جن قواعد وضوابط کی ضرورت وقتاً فوقتاً پیش آئے، ان کو مرتب کرنا۔

206

دفعہ 30۔ ذیلی تنظیمات

(1) مرکزی امیر اپنی کابینہ کے مشورہ سے مرکزی جمعیت کی معاون تنظیمیں قائم کرے گا، مثلاً اہل حدیث یوتھ فورس، اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن، جمعیت اساتذہ، جمعیت وکلاء، تاجروں اور دیگر طبقات کی تنظیمیں۔

(2) کسی نئی تنظیم کے قیام اور اس کے دستور وقواعد کی حتمی منظوری مرکزی مجلس عاملہ دے گی۔

(3) ان تنظیموں کے اپنے اپنے دستور اور قواعد کار ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ سب تنظیمیں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ماتحت اور معاون تنظیمیں ہوں گی اور ان کے دساتیر، قواعد اور قواعد انتخاب پر مرکزی جمعیت اہلحدیث کا دستور اور مرکزی مجلس عاملہ کا فیصلہ حاوی ہوگا۔

(4) مرکزی امیر، ان میں سے ہر تنظیم کے معاملات کی دیکھ بھال کیلئے ایک ناظم مقرر کرے گا۔ تاہم ایک ناظم ایک سے زائد تنظیم کے معاملات کی دیکھ بھال کر سکے گا اور ناظم مرکزیہ ان تمام تنظیموں کی عمومی نگرانی ورہنمائی کرے گا۔

(5) متعلقہ ناظم کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ ذیلی تنظیم کے کام کی رہنمائی اور نگرانی کرے اور خیال رکھے کہ اس کے کسی رکن یا شاخ کی سرگرمیاں مرکزی جمعیت اہلحدیث کے عقیدہ، نصب العین، طریق کار، پالیسی، فیصلوں، نظم و ضبط اور ڈسپلن کے منافی نہ ہوں۔

(6) اگر کسی ذیلی تنظیم کے رکن، عہدیدار، کابینہ یا شاخ کی سرگرمیاں مرکزی امیر کی ہدایات، جمعیت کے فیصلوں، نظم وضبط اور ڈسپلن، طریق کار اور نصب العین کے منافی ہوں تو مرکزی امیر اسے متنبہ، معطل یا برطرف کر سکتا ہے۔ لیکن اس اقدام سے پہلے وہ حتی الامکان کوشش کرے گا کہ معاملات، متعلقہ تنظیم کے عہدیدار اپنے دستور وقواعد کی روشنی میں طے کریں اور حل کریں۔ نیز اسے اپنے اس اقدام کی منظوری ایک ماہ کے اندر مرکزی مجلس عاملہ سے

لینا ہوگی۔

(7) اگر کسی وجہ سے مجلس عاملہ کا اجلاس مذکورہ اقدام کے ایک ماہ کے اندر نہ ہو سکے تو مرکزی کابینہ اس کی عارضی منظوری دے سکتی ہے مگر حتمی منظوری مجلس عاملہ کے آئندہ قریب ترین اجلاس سے لینا ہوگی۔

(8) معطل یا برطرف شدہ رکن یا عہدیدار بھی جمعیت کے مرکزی امیر کے توسط سے، مرکزی مجلس عاملہ کے روبرو اپیل کر سکتا ہے۔ جس کیلئے امیر ایک مدت کا تعین کر سکے گا۔

(9) مرکزی امیر، متعلقہ ذیلی تنظیم کے متعلق افراد کے مشورہ سے معطل یا برطرف شدہ عہدیدار کی جگہ کسی کو عارضی طور پر مقرر کر سکے گا یا متعلقہ تنظیم کو ایسا کرنے کی ہدایت دے سکے گا۔

(10) مرکزی امیر، برخاست شدہ عہدیدار یا باڈی کی جگہ متعلقہ تنظیم کو تین ماہ کے اندر متبادل عہدیدار یا باڈی منتخب یا مقرر کرنے کا حکم دے سکے گا۔

دفعہ 31۔ دستور وقواعد کی توضیح

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے آئین و دستور کی کسی دفعہ یا کسی ذیلی قاعدہ کی تشریح ومفہوم کے بارے میں کسی اختلاف کی صورت میں، اس کے متعلقہ مرکزی امیر کی توضیح حتمی ہوگی۔

دفعہ 32۔ دستور میں ترمیم

مرکزی جمعیت کے عقیدہ، نصب العین اور طریق کار کے علاوہ باقی دفعات میں اگر اراکین مجلس شوریٰ کسی قسم کی ترمیم کرنا چاہیں، تو وہ اسے مرکزی مجلس شوریٰ میں پیش کر سکتے ہیں۔ مرکزی مجلس شوریٰ اس بارہ میں کثرت رائے سے فیصلہ کرے گی۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ دستوری ترامیم کا نوٹس مجلس شوریٰ کے اجلاس سے کم از کم ایک ہفتہ قبل دیا جائے۔

اقرار نامہ رکنیت مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

نمبر ۔۔۔۔۔۔۔۔ تاریخ ۔۔۔۔۔۔۔

میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے عقیدہ، نصب العین، مقاصد اور طریق کار سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے اس کی رکنیت قبول کرتا/ کرتی ہوں۔ اور میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے علاوہ کسی دوسری دینی وسیاسی تنظیم میں شامل نہیں ہوں گا/ گی۔ اور میں عہد کرتا/ کرتی ہوں کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے آئین وضوابط اور فیصلوں کی پابندی کروں گا/ گی۔

نام ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ولدیت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمر ۔۔۔۔۔۔

افراد خانہ کی تعداد ۔۔۔۔۔۔۔۔ پیشہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابتدائی جمعیت/ مسجد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شہر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مکمل پتہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

203

حلف نامہ

یہ حلف نامہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ہر عہدیدار کو اٹھانا ہوگا۔

میں ---------- بن ---------- جسے مرکزی جمعیت اہل حدیث ------ کا ------ مقرر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر اقرار کرتا ہوں کہ جس مقصد کیلئے مجھے یہ منصب عطاء کیا گیا ہے۔ میں اسے پوری دیانت اور ایمان داری سے نبھاؤں گا۔

میں عہد کرتا ہوں کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے نصب العین اور فیصلوں کا پابند رہوں گا۔ اور میں عہد کرتا ہوں کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مفاد کو اپنے مفاد پر مقدم رکھوں گا اور اس سے مکمل وفاداری کا ثبوت دوں گا۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد کے ایفاء کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

دستخط ---------- تاریخ -------

مرکزی مجلس شوریٰ میں تناسب نمائندگی

نمبر شمار	نام ضلع/شہر/صوبہ	تعداد ارکان	نمبر شمار	نام ضلع/شہر/صوبہ	تعداد ارکان
01	لاہور (شہر)	20	26	منڈی بہاؤالدین	6
02	لاہور (ضلع)	10	27	گجرات	6
03	شیخوپورہ (شہر)	6	28	جہلم	6
04	شیخوپورہ (ضلع)	16	29	لودھراں	6
05	گوجرانوالہ (شہر)	15	30	پاک پتن	6
06	گوجرانوالہ (ضلع)	15	31	ڈیرہ غازی خان	6
07	فیصل آباد (شہر)	15	32	رحیم یار خان	6
08	فیصل آباد (ضلع)	15	33	چکوال	5
09	سیالکوٹ (شہر)	12	34	خوشاب	5
10	سیالکوٹ (ضلع)	15	35	میانوالی	5
11	سرگودھا (شہر)	8	36	بھکر	5
12	سرگودھا (ضلع)	10	37	مظفر گڑھ	5
13	ملتان (شہر)	10	38	لیہ	5
14	ملتان (ضلع)	10	39	راجن پور	5
15	قصور (شہر)	8	40	بہاولپور	5
16	قصور (ضلع)	12	41	بہاول نگر	5
17	اوکاڑہ	10	42	اٹک	4
18	راولپنڈی	10	43	اسلام آباد (وفاق)	10
19	جھنگ	10	44	کراچی	12
20	ساہیوال	10	45	صوبہ سندھ	30
21	خانیوال	9	46	صوبہ سرحد	45
22	وہاڑی	9	47	صوبہ بلوچستان	20
23	نارووال	8	48	آزاد کشمیر	12
24	ٹوبہ ٹیک سنگھ	8	49	شمالی علاقہ جات	8
25	حافظ آباد	8		کل تعداد	507